بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمودِ عشقِ رسول ﷺ

(نعتیہ مجموعہ)

نمودِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(نعتیہ مجموعہ)

عبدالمجید چٹھہ

دھنک مطبوعات

0300-8873052

Shams.ua786@gmail.com

ضابطہ

نام کتاب : نمودِ عشقِ رسولؐ

شاعر : عبدالمجید چٹھہ

سرورق : حمدان خالد

سالِ اشاعت: 2020ء

کمپوزنگ : زرناب کمپوزنگ سنٹر، لاہور

مطبع : حاجی منیر اینڈ سنز پریس، لاہور

قیمت : -/600روپے

دھنک مطبوعات

0300-8873052

Shams.ua786@gmail.com

انتساب

عزیز دوست

ریاض احمد بٹ صاحب

کے والدین

محترمہ بیگم ثریا اسحاق بٹ

محترم اسحاق محمد بٹ

کے نام

فہرست

عبدالمجید چٹھہ مسافر راہِ عشق محمد ﷺ	۱۱
مالک! شعور و عقل کو تُو لا زوال کر	۱۴
جہاں اُمّت محبّت سے ہے ملتی میرے آقاؐ کی	۱۵
کہتے ہیں لوگ شاعرِ حرمینِ مصطفےٰؐ	۱۶
سرمدی جب ہوائیں مجھ پہ طیبہ سے آئیں	۱۷
رنج و الم تھے آج وہ مدحت میں کھو گئے	۱۸
جو خوابِ زندگی کی تعبیر ہے مدینہ	۱۹
چاند سورج سبھی دیں گواہی یہی	۲۰
خاکِ طیبہ پہ بکھر جانے کو جی چاہتا ہے	۲۲
زندہ ہیں انؐ کے عشق کو دستار مان کر	۲۳
وہ جو شانوں پہ لہرا رہی تھی زُلفِ اطہر کو میرا اسلام	۲۴
ہم کو بھی شہرِ منوّر سے ضیا پانے دو	۲۵
نسبت تو میری آپؐ سے ہے سیّدؐ الوریٰ	۲۶
مدینے کی گلیاں مدینے کی راہیں	۲۷
میرِ حجازِ مقدّس کا مقام اعلیٰ ہے	۲۸
سانس لے لو کہ مدینے سے ہوا آئی ہے	۲۹
مدینے سے مدینے کی نوائے خاص لایا ہوں	۳۰
انؐ کے کرم کی بارشیں ہوتی ہیں کُو بکُو	۳۲
مَیں نے مدینے جانے کی مانگی دعا اگر	۳۳

رحمت مدینے والے کی ہے بحرِ بیکراں	۳۴
توصیفِ مصطفیٰؐ قرآں نے کی ہے	۳۵
مَیں شہرِ نُور سے ہی نُور کی دستار لایا ہوں	۳۶
شہنشاہِؐ زمن ہے یہی استدعا	۳۷
رُشد و ہدیٰ بھی آپؐ سے منسوب ہو گئے	۳۸
مَیں نے بھی شاہِ مدینہ کا کرم مانگا ہے	۳۹
رونقِ ہست و بود نبیؐ سے بڑھی	۴۰
نعت بھی صورتِ اظہارِ دُعا ہوتی ہے	۴۱
اے شاعرِ حسانؓ کوئی نعت سناؤ	۴۲
حُسنِ آقاؐ کو زمانے سے حسیں مانا ہے	۴۳
انؐ کے اخلاق سے دنیا نے فلاح پائی ہے	۴۴
ہاں مرے سیّدِؐ ابرار کرم مانگا ہے	۴۵
دیکھنے گنبدِ خضریٰ کو جہاں آتا ہے	۴۷
ہویدا ہوا جو مدینہ منوّر	۴۸
میرے لحن کی ابتدا خیر الوریٰؐ سے ہے	۴۹
فضائے عشقِ محمد ﷺ مری نگاہوں میں	۵۱
جتنے بھی بابِ مسجدِ نبویؐ کے ہیں کھُلے	۵۳
برستا دیکھا ہے کیا نُور اس کی راہوں میں	۵۴
سہانی تھی کتنی صدا مصطفےٰؐ کی	۵۵
مجھ پر کرم کی کیجیے میرے نبیؐ نظر	۵۷
برگ و ثمر پہ تازگی نُورِ نبیؐ سے ہے	۵۸
انؐ کی چوکھٹ کو ہی محبُوب بنایا ہم نے	۵۹
ڈھونڈ لیتا ہے مقدّر کا سفینہ مجھ کو	۶۱
دیکھ آیا ہوں جو باغات مدینے والے	۶۳
دل میں عطائے مصطفےٰؐ آباد ہو گئی	۶۴

- نورِ احمدؐ نے جو ہر آنکھ ہے نورانی کی ٦٥
- لمحہ لمحہ دل پکارے مصطفیٰؐ ٦٦
- صدقے نبیؐ کی آلؑ کے ہر اک بلا ٹلے ٦٧
- دین و دنیا کو سنوارا احمد ﷺ مختار نے ٦٨
- مسکرائیں جب محمد ﷺ مسکرائے روشنی ٦٩
- منبر پہ بیٹھے آپؐ کو دیکھا جو حسن نے ٧٠
- فخرِ رسلؑ ہنوز ہے سیرت رسولؐ کی ٧١
- آقاؐ حضورؐ آپؐ ہیں امّت کے مہرباں ٧٢
- سخن حیات ہے عنوان ہیں نبیؐ میرے ٧٣
- اپنے ہونٹوں پہ رہتا ہے نام آپؐ کا ٧٤
- دنیائے ہست و بود کی زینت حضورؐ ہیں ٧٥
- ہم نے اپنائیں آقاؐ کی جب سنتیں ٧٦
- نعتِ رسولؐ پاک سے ہیں ہونٹ مشکبو ٧٨
- یہ زمین آپؐ کی آسمان آپؐ کا ٧٩
- حسن انوارِ مدینہ کا بڑا دیکھا ہے ٨١
- سرتاپا با جمال ہیں میرے نبیؐ ٨٢
- زہے قسمت مدینے میں نبیؐ کا جونہی در دیکھوں ٨٣
- آقاؐ سے جو ملی رہبری ٨٤
- آپؐ پر جو بھی آئی وحی ٨٥
- قرآن ہو یا سیرتِ احمد ﷺ ہے رہبری ٨٧
- مری زندگی مسکرانے لگی ہے ٨٨
- حسن حیات و نور ہیں قربان آپؐ پے ٩٠
- ہیں خلدِ بریں کے ستاروں کی مانند ٩١
- میرا سخن حضورؐ سے منسوب ہو گیا ٩٣
- کرم ہم پر کیے ہیں آپؐ نے جو سیدِؐ عالم ٩٤

- رنگِ ہستی آپؐ کا فیضان ہے ٩٥
- راحتِ کون و مکاں ہے آپؐ سے ٩٦
- یادِ احمدؐ میں زندہ رہتا ہوں ٩٨
- ذکرِ نبیؐ محترم ہادی و راہنما مرا ٩٩
- جان قرباں کرے وہ نبیؐ پر ١٠٠
- بسر ہو جائے گر یہ زندگی طیبہ کی گلیوں میں ١٠١
- عجز و نیاز و شوق کی ہو ساتھ آگہی ١٠٢
- مدحت رسولؐ پاک ہے سیرت رسولؐ کی ١٠٣
- بہاروں کی بہار سیدؐ ابرار کی باتیں ١٠٤
- حیاتِ مومناں میں ہے بسی اُلفت مدینے کی ١٠٥
- خوش بختی نصیب ہے نبوّت حضورؐ کی ١٠٦
- کنکر بھی بات کرتے ہیں حکمِ رسولؐ پر ١٠٧
- درِ رسولؐ پر انؐ ہی سے بات ہوتی ہے ١٠٨
- وادیٔ طابہ کو دیکھ کر ١٠٩
- جب بھی گھرتا ہوں میں مصیبت میں ١١١
- تاریخ زمانہ بھی ہوئی تجھ سے ہی روشن ١١٣
- ہم نے مختار زمانے کے یہاں دیکھے ہیں ١١٥
- میری قسمت سے بھی ہیں بڑے ١١٧
- میرے آقاؐ سا رہبر کہاں ١١٩
- سخنوری کو مری تم لبِ حیات کہو ١٢١
- نعت کی تاثیر روح تک آ گئی ١٢٣
- ذاتِ الٰہی جیسے ہی معبود ہو گئی ١٢٥
- ذکرِ شہِ لولاک ہی ہر آن کیجیے ١٢٧
- بسا ہے روضۂ عالی رسولؐ آنکھوں میں ١٢٨

عبدالمجید چٹھہ مسافر راہِ عشق محمد ﷺ

نعت کی تاریخ بہت قدیم اور بڑی عظیم ہے۔ ہمارے دور میں صرف نعت کہنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ ہادیٔ برحق کے حضور ہدیۂ نعت پیش کرنے والوں میں سب سے پہلا نام حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا آتا ہے اور اسی طرح ہر دور میں یہ سلسلہ اولیائے کرام کے ذریعے جاری وساری رہا اور اب ہمارے دور میں کئی نام مقبول ہوئے ہیں جن میں محسن کاکوروی، حضرت پرنم الٰہ آبادی، صائم چشتی، محمد علی ظہوری، حفیظ تائب، مظفر وارثی، محمد اعظم چشتی، حافظ لدھیانوی، راجا رشید محمود، ریاض چوہدری اور کئی دیگر شعراء کرام شامل ہیں۔ نعت کے میدان میں پچھلے چالیس پچاس سالوں سے جو کام ہوا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان نعت گو شعراء میں ایسا ہی ایک نام عبدالمجید چٹھہ کا بھی ہے جن کا اوڑھنا اور بچھونا نعت رسولِ مقبول ﷺ ہی ہے۔ موصوف پیشے کے اعتبار سے ماہر تعلیم اور درس وتدریس سے منسلک ہیں جہاں یہ نوجوان نسل میں عشقِ محمد ﷺ عربی منتقل کرنا اپنی زندگی کا مقصد اولیں سمجھتے اور اسے عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔

نعت کے علاوہ بھی انہوں نے حمد باری تعالیٰ، منقبت اور سلام جیسی نوعیت کی دیگر اصناف میں بھی بڑا کام کیا ہے۔ اب تک ان کی انہی موضوعات پر انیس تصنیفات شایع ہو کر شہرت دوام حاصل کر چکی ہیں۔ عبدالمجید چٹھہ کی حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کی اہل بیت اطہار علیہ السلام سے والہانہ محبت ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کا کلام محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ کے ذکر کے بغیر ادھورا سمجھا جاتا ہے۔ اس عقیدت پر مبنی ان کی تصنیف ''عکسِ

ابوتراب ؑ'' ہے جس میں سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی سیرت کے حوالے سے منظوم کلام شامل کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

جتنا حسِین نام ہے مولا حسینؑ کا
اُتنا عظیم کام ہے مولا حسینؑ کا
رُتبہ ہے انبیاء میں جو خیر الانام کا
اُمّت میں وہ مقام ہے مولا حسینؑ کا
ہے آرزو مجید کی یہ مرتبہ ملے
سارے کہیں غلام ہے مولا حسینؑ کا

اب ان کی بیسویں تصنیف ''نمودِ عشق رسول ﷺ'' کے نام سے شائع ہوئی ہے جس میں سادہ اور عام فہم الفاظ وخوبصورت قافیوں کی مدد سے آقائے دو جہاں ﷺ کے عشق میں ڈوب کر ہدیۂ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً دیکھئے کہ

ہر عیب سے برائی سے ہم کو بچا لیا
ہر قول اس حبیب ﷺ کا قرآن ہو گیا
ذکرِ رسولِ ﷺ پاک تو ایمان ہو گیا
جس نے کیا مجید وہ ذیشان ہو گیا

اور یہ کہ

نعتِ رسولِ پاک سے ہیں ہونٹ مشکبو
پھیلی مرے حضور کی خوشبو ہے چار سو

عبدالمجید چٹھہ ایک حقیقت پسند، محمد و آلِ محمد ﷺ کی معرفت میں ڈوبا ہوا اور عشقِ رسولِ عربی ﷺ کی دولت سے مالا مال لکھاری ہے۔ ان کے کلام میں محبت، پیار، بھائی

چارہ اور اخوت کا پیغام ملتا ہے جو کہ ہر قسم کے تعصب، منافرت اور تفرقہ سے پاک ہے۔

آپ جیسے دانشور شعراء کرام کے کلام سے مدد حاصل کر کے معاشرے کو منافرت اور تفرقہ جیسی لعنت سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ اتنے مقدس کلام کے حوالے سے عبدالمجید چٹھہ مبارک باد کے مستحق ہیں اور اُمید کی جا سکتی ہے کہ ان کا یہ نعتیہ مجموعہ ''نمودِ عشقِ رسول ﷺ'' پہلے مجموعوں کی طرح قارئین میں مقبولیت کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت بصدقہ آلِ اطہار عبدالمجید چٹھہ کو صحت، تندرستی اور زندگی کے ساتھ اپنی امان میں رکھے اور ہمت و توفیق عطا کرے کہ وہ اسی لگن، عشق، محبت اور جذبے کے ساتھ ذکر پاک میں مصروف رہیں اور مزید تخلیقات سے ادب و عشق نبوی ﷺ کے قاری کی تشنگی کو دور کرنے کی سعی کرتے رہیں۔ آمین

والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تاثیر نقوی

ممبر مجلس عاملہ

حلقہ اربابِ ذوق پاک ٹی ہاؤس لاہور

10 مئی 2020ء

مالک! شعور و عقل کو تُو لازوال کر
صورت جمیل دی ہے تو سیرت جمال کر

مانگوں میں تیری شان کے قابل ہے جو خدا
سوچوں میں میری ایسا تُو پیدا سوال کر

میرے الٰہی دین بھی دُنیا سنوار دے
محفوظ ہر طرف سے ہوں اتنا کمال کر

اپنی عنایتوں سے تُو دن رات کر عطا
لمحاتِ زندگی کو بھی تُو بے مثال کر

عیبوں پہ میرے ڈال دے پردہ مہیب سا
گھبراہٹوں میں امن دے فارغ ملال کر

پروردگار خلق کے تُو بخش دے شفا
بیماریوں کو آج ہی رُو بہ زوال کر

جہاں اُمّت محبّت سے ہے ملتی میرے آقاؐ کی
زمیں پر مِثلِ جنّت ہے یہ بستی میرے آقاؐ کی

لگا کر سینے سے دُشمن سدا جو مُسکراتی ہے
بڑی افضل ہے اعلیٰ ہے یہ ہستی میرے آقاؐ کی

جہاں پر زائرِ طیبہ سکونِ خُلد پاتے ہیں
پیمبرؑ جس پہ نازاں ہیں ہے دھرتی میرے آقاؐ کی

تبسّم چہروں پر دیکھا گیا ہے اثرِ طیبہ کا
ہے بستی بے اماں کو امن دیتی میرے آقاؐ کی

وہیں پر اُمّتِ اعظم کے دل پُرنور ہوتے ہیں
یہاں اولادِ اطہر بھی ہے رہتی میرے آقاؐ کی

مجیدؔ اس شہر میں آ کر فرشتے چین پاتے ہیں
یہاں دن رات ہے رحمت برستی میرے آقاؐ کی

کہتے ہیں لوگ شاعرِ حرمینِ مصطفےٰؐ
چُومے ہیں روح و جان سے قدمینِ مصطفےٰؐ

اُلفت بڑھی ہے آپؐ کے اصحابؓ سے مری
پہلو میں انؐ کے دیکھ کر شیخینِؓ مصطفےٰؐ

جی چاہتا ہے چُوم لُوں اسمِ حسینؓ کو
منسُوب انؓ سے دیکھا ہے ہر چینِ مصطفےٰؐ

فرمان یہ بھی آپؐ کا دیکھا حدیث میں
روضہ نبیؐ کا دیکھنا ہے عینِ مصطفےٰؐ

عالی وفا مجیدؔ تھے اصحابؓ آپؐ کے
جاں وارتے جو دیکھتے تھے سَینِ مصطفےٰؐ

سرمدی جب ہوائیں مجھ پہ طیبہ سے آئیں
دل کی دھڑکن سنبھل کر روک لیتی ہے آہیں

مدحتِ مصطفیٰؐ کی جب سجاتا ہوں محفل
ہوتی ہیں پھر منوّر میرے گھر کی فضائیں

غم زدہ ہُوں تو کیسے مَیں نے دیکھا ہے ایسے
آقاؐ ہر اُمّتی کی تھام لیتے ہیں بانہیں

میرے جو بھی ہیں ارماں پورے ہوتے ہیں اس سے
سارے مدحت کے موتی نعت میں جب سجائیں

راہنمائی سے انؐ کی منزلیں سب ملی ہیں
انؐ سے آساں ہوئی ہیں منزلوں کی رِدائیں

انؐ کی چشمِ کرم ہے تجھ پہ اب تک مجیدؔ
انؐ سے ہی زندگی کی سہل ہیں ساری راہیں

رنج و الم تھے آج وہ مدحت میں کھو گئے
مولا حضورؐ آپؐ کی رحمت میں کھو گئے

جو کائناتِ حُسن میں پیاری زمین ہے
اُس خطۂ حسین کی اُلفت میں کھو گئے

اس کو ہی دیکھنے کی تو زندہ ہیں آس پر
ہم گنبدِ عظیم کی عظمت میں کھو گئے

پڑھتے نبیؐ کی نعت ہیں انداز ہیں عجب
ہم اُلٹی سیدھی آج تو بِدعت میں کھو گئے

اپنی صدائیں آج بھی جاتی ہیں اُس طرف
دیکھو فضائے نُور کی جلوت میں کھو گئے

بھُولا مجیدؔ آج بھی وہ بُولہب نہیں
ہم عرصۂ دراز سے تبت میں کھو گئے

جو خوابِ زندگی کی تعبیر ہے مدینہ
میرے تصوّروں کی تصویر ہے مدینہ

ربِّ کریم تیری رحمت یہاں پہ برسے
میرے نبیؐ کے در کی تنویر ہے مدینہ

نازاں ہیں ہم مسلماں دھرتی پہ مصطفےٰؐ کی
جُود و سخا وفا کی جاگیر ہے مدینہ

چونکہ مدینہ لوگو مدفن ہے مصطفےٰؐ کا
سارے جہاں میں شہروں کا پِیر ہے مدینہ

بادِ نسیم اس میں چلتی ہے اِک ادا سے
محسوس ہو رہا ہے تقدیر ہے مدینہ

اک روز ہم مجیدؔ آئیں گے اِس شہر میں
یہ خوابِ زندگی کی تعبیر ہے مدینہ

چاند سورج سبھی دیں گواہی یہی
کوئی دیکھا نہیں ایسا ماہی کبھی

جِن کے آنے سے آئیں بہاریں یہاں
وہ جو آئے تو جاں مسکرائی مری

تاجدارِ مدینہ کے صدقے ہمیں
یہ میسّر ہوئی ہے ہمیں بندگی

آپؐ نے مشکلوں سے نکالا ہمیں
آپؐ سے زندگی راحتوں سے بھری

دربدر ہم بھٹکتے رہے تھے یہاں
مُسکرانے سے انؐ کے ملی روشنی

مانگتے پھر رہے تھے بُتوں سے سدا
راستے ڈھونڈتے تھے جنوں سے سبھی

جو مقام ملا مصطفیٰؐ کو مرے
انبیاء نے بھی اس کی ہے تائید کی

انؐ کا رُتبہ خدا جانتا ہے صحیح
ہم نے مانی جو آقاؐ نے بات کہی

بادشاہوں نے دامن بچھایا وہاں
انؐ کی چوکھٹ سے ان کو ملی آ گہی

حاضری کے لیے قُدسیؑ آئیں جہاں
رحمتِ دو جہاں کی ہے بات بڑی

حُبِّ عشقِ نبیؐ جو سکھایا مجھے
اس کی خوشبو زمانے میں کیسی چلی

جو مجیدؔ انؐ کی چاہت میں مَیں نے پڑھی
نعت جس نے سنی اُس کو اچھی لگی

خاکِ طیبہ پہ بکھر جانے کو جی چاہتا ہے
باخدا اب تو سنور جانے کو جی چاہتا ہے

ہے طلب آل کے ہمراہ مدینے جاؤں
یہ نہ پوچھو کہ کدھر جانے کو جی چاہتا ہے

جس مدینے میں کھجوریں بھی وفا کرتی ہیں
انؐ کی رحمت میں اُتر جانے کو جی چاہتا ہے

ایسی پُرکیف تو جنّت کی فضائیں ہوں گی
ان فضاؤں میں ٹھہر جانے کو جی چاہتا ہے

بُھول جاتے ہیں مدینے میں دُعائیں کرنا
طیبہ میں بارِ دگر جانے کو جی چاہتا ہے

مجھ کو محتاج و مساکین نے یہ بتلایا
زر نہیں پاس مگر جانے کو جی چاہتا ہے

❀

زندہ ہیں انؐ کے عِشق کو دستار مان کر
ہاں آمنہؓ کے لال کو سردارؐ مان کر

قاسمؐ حضورؐ آپؐ کو بولا الٰہی نے
دنیائے ہست و بُود کا مختار مان کر

مخلوق انؐ کی ذات کی کرتی ہے پیروی
میرے نبیؐ کو صاحبِ کِردار مان کر

دیکھے ہیں ہم نے اُحد کے دامن میں جو حسیں
چومے ہیں انؐ کے نام بھی انوار مان کر

قدموں میں انؐ کے سرنگوں دیکھا مجیدؔ دل
حُبِّ رسولؐ پاک کو دِل دار مان کر

❀

وہ جو شانوں پہ لہرا رہی تھی زُلفِ اطہر کو میرا سلام
مثلِ والّیل مُسکا رہی تھی زُلفِ اطہر کو میرا سلام

جھومتی تھی جو ماتھے پہ آ کر، روشنی دیتی تھی ٹمٹما کر
مومنوں کو جو بہلا رہی تھی زُلفِ اطہر کو میرا سلام

جب ہٹاتے تھے آنکھوں سے آقاؐ نظر آتا حسیں انؐ کا چہرہ
چاند کو بھی جو شرما رہی تھی زُلفِ اطہر کو میرا سلام

آج پھر اُس کی یادیں ہیں دِل میں، زُلفِ اقدس کی باتیں ہیں دل میں
روشنی دل میں پھیلا رہی تھی زُلفِ اطہر کو میرا سلام

آج بھی ہیں مجیدؔ اُس کے چرچے، وہ جو بل کھائے تو نُور برسے
آسماں کو جو چمکا رہی تھی، زُلفِ اطہر کو میرا سلام

ہم کو بھی شہرِ منوّر سے ضیا پانے دو
سانسیں رُکتی ہیں مدینے سے ہوا پانے دو

آئے ہیں دولتِ دیدارِ مدینے لینے
خادمو! آقائے اطہر کی عطا پانے دو

وقت نے دیکھا ہے سنگریزوں کو باتیں کرتے
حجر و اشجارِ مدینہ سے صدا پانے دو

اک خطا کیش عنایت کے لیے آیا ہے
رُوبرُو جالیوں کے حرفِ دُعا پانے دو

سُونی سُونی ہے فضا گھر میں مرے ہر جانب
ذکرِ سرکارؐ مدینہ سے صبا پانے دو

ہم نے دیکھی ہے مجیدانؐ سے محبت ربّ کی
اس محبت سے محبت کی رضا پانے دو

نسبت تو میری آپؐ سے ہے سیّدؐ الوریٰ
مَیں ہُوں ازل سے آپؐ کا پھر آپؐ کا رہا

میرے سخن کی آپؐ ہیں بنیاد یا نبیؐ
جو بھی لکھا وہ آپؐ کی تعریف میں لکھا

فکر و خیال میرے بھی اس پر محیط ہیں
دہلیز حرمِ پاک پہ ہوتا ہے دل مرا

فخرِ رُسلؑ تو آپؐ کی ہی ذات بس رہی
جس نے بھی دیکھا آپؐ کو وہ آپؐ کا ہُوا

کرتا ہے عشق آپؐ سے ربِّ کریم بھی
اُس کی نگاہِ عشق کا در آپؐ پہ کھلا

دیکھا ہے مَیں نے آپؐ کے ربِّ عظیم کو
تن آپؐ کا ثبوت ہے اس کے وجود کا

مدینے کی گلیاں مدینے کی راہیں
جو دیکھوں معطّر ہوں دل کی نگاہیں

سعادت کی منزل یہی ہے مدینہ
مدینہ ہے جنّت تو جنّت ہی چاہیں

چلو چل کے اس کی حفاظت میں بیٹھیں
کہ آغوشِ رحمت نے دی ہیں پناہیں

جمالِ رسالت بڑا دل نشیں ہے
بھریں کیوں یہاں پر پڑے سرد آہیں

مجیدؔ آؤ طیبہ کے رُخسار چُومیں
دِلوں کو ملیں گی دِلوں سے ہی راہیں

میرِ حجازِ مقدّس کا مقام اعلیٰ ہے
میرا ادراک بتاتا ہے وہ نام اعلیٰ ہے

جِس نے تقدیر زمانے کی بدل ڈالی ہے
جِس سے ایمان ملا ہم کو پیام اعلیٰ ہے

مر کے بھی زندہ رہیں گے یہ مسلماں سارے
اپنی ہستی کو ملا ہے جو دوام اعلیٰ ہے

اس کو اپنانے سے کردار بدل جاتے ہیں
ترجماں ہے جو الٰہی کا کلام اعلیٰ ہے

فکرِ اغیار کو اپنا کے پریشاں ہیں ہم
میرے آقاؐ نے دِیا ہے جو نظام اعلیٰ ہے

تم مجیدؔ انؐ کی گدائی کی دُعائیں مانگو
انؐ سے منسوب ہُوا جو بھی غلام اعلیٰ ہے

سانس لے لو کہ مدینے سے ہوا آئی ہے
دیکھ لو سُوئے عرب ایسی گھٹا چھائی ہے

جانفزا آب و ہوا شہرِ محمدﷺ کی ہے
حُسنِ محبُوبِ الٰہی سے ضیا پائی ہے

باتیں آقاؐ کی سناتی ہے اُحد کی چوٹی
خاک کے ذرّوں میں بھی روحِ مسیحائی ہے

آئے ہیں چار دنوں کے ہی لیے طیبہ میں
ہم غریبوں کو مدینے کی ہوا بھائی ہے

دِل حِسیں فکر حِسیں لحن حِسیں ہے میرا
حُسنِ محبُوبؐ الٰہی سے عطا پائی ہے

کیسی بستی ہے زمانہ ہے طلب گار اس کا
ہاں مجیدؔ اس کی جہانوں پہ شہنشاہی ہے

مدینے سے مدینے کی نوائے خاص لایا ہوں
میں جیسے نعت پڑھتا ہوں ادائے خاص لایا ہوں

زباں نے کنکرِ بازارِ طیبہ چوم ڈالے تھے
بڑی میٹھی مدینے سے صدائے خاص لایا ہوں

نگاہوں نے سمیٹا اپنے دامن میں رُخِ طیبہ
قسم ہے پاک بستی کی عطائے خاص لایا ہوں

میں کچھ ایام ہی ٹھہرا مدینے میں حقیقت ہے
ملی آقاؐ سے جو مجھ کو وفائے خاص لایا ہوں

مدینے کیسے رہتے ہیں مدینے کیسے چلتے ہیں
دکھانے آپ کو لوگو ادائے خاص لایا ہوں

نہیں بھولیں مری آنکھیں ضیائے گنبدِ خضریٰ
سنہری جالیوں سے مَیں قبائے خاص لایا ہوں

ستارے رات کو دیکھے کہکشاؤں کے نرغے میں
میں اپنے چاند سے لوگو ضیائے خاص لایا ہوں

مجیدؔ اس شہر میں زائر نہیں ہیں اجنبی ہوتے
سجا کر اپنی آنکھوں میں حیائے خاص لایا ہوں

انؐ کے کرم کی بارشیں ہوتی ہیں کُو بکُو
یہ عظمتِ رسولؐ ہے کہتے ہیں اللہ ہو

لرزاں ہیں اپنے ہونٹ بھی عصیاں کے خوف سے
پھر بھی درِ حبیبؐ کی کرتے ہیں آرزو

محشر میں ہی کیوں آج بھی انؐ کی نگر میں ہیں
انؐ کی حیاتِ پاک ہے اپنے ہی رُوبرُو

کنکر نبیؐ کے شہر کے نرم و گداز ہیں
رہتے ہیں جو مدینے میں ہوتے ہیں نرم خُو

کٹ جائے گر حیات یہ راہِ رسولؐ میں
اللہ کے حضور پھر ہو جائیں سُرخرُو

میرِؐ رحم کی زندگی روشن مثال ہے
کر لو مجیدؔ آپ بھی طیبہ کی جستجو

❁

مَیں نے مدینے جانے کی مانگی دعا اگر
آئے گی میرے آقاؐ سے ہو کر یہ باثمر

جب بھی حضورؐ آپؐ کی سنّت پہ میں چلا
نظروں میں پھر زمانے کی مَیں ہوں گا معتبر

کیا شان ہے رسولؐ کے اُسوۂ خاص کی
ظُلمت کدوں میں دیکھی ہے ہوتی ہوئی سحر

سُورج فضائے طیبہ سے لیتا ہے روشنی
شہرِ نبیؐ سے لیتا ہے یہ روشنی قمر

فکر و نظر حضورؐ کی رحمت کا صدقہ ہے
حُبِّ رسولؐ پاک میں ہوتا ہے یہ اثر

نادم نہ ہو مجیدؔ تُو ہوگا یوں سرخرو
درپیش تیرے حال کی انؐ کو بھی ہے خبر

❁

رحمت مدینے والے کی ہے بحرِ بیکراں
شفقت ہے انؐ کی آج بھی جیسے ہو سائباں

لُطف و کرم حضورؐ کا ہر اک بشر پہ ہے
سب مانتے ہیں آپؐ کو بے مِثل مہرباں

ہر آن اُنؐ کی یاد سے مہکے چمن مرا
ہیں وہ متاعِ زندگی ہیں دل کا آستاں

جلوے سے انؐ کے آج بھی روشن جہان ہیں
ظلمت مٹائی آپؐ کی تعلیم نے یہاں

ہم کاش ان کی چادرِ سیرت کو اوڑھ لیں
دنیا و دیں کے ساتھ ہو محفوظ آشیاں

اس کو مجیدؔ منزلِ مقصود مل گئی
جس کو مدینے پاک میں مل جائے پاسباں

❀

توصیفِ مصطفیٰؐ قرآں نے کی ہے
ذرا کوشش تو ہر انساں نے کی ہے

نِدا ہے ربِّ اطہر کی قرآں میں
صدا پھر معتبر حسّانؓ نے کی ہے

فضیلت آپؐ کی ربّ ہی تو جانے
حیات آرا مرے ایماں نے کی ہے

جمال دل نشیں میرے نبیؐ کا
مصوّری تو رب رحماں نے کی ہے

خِرد افروز ہے سیرت نبیؐ کی
قبول ایسے ہی میری جاں نے کی ہے

نبیؐ اطہر کی سِیرت ہو ہویدا
مجیدؔ ان نعتوں نے پہچان کی ہے

❀

مَیں شہرِ نُور سے ہی نُور کی دستار لایا ہوں
نگاہوں میں مدینے کے گُل و گُلزار لایا ہوں

تر و تازہ سدا رہتی ہے میرے دل کی یہ بستی
رکھے سانسوں کو جو تازہ صبا من ٹھار لایا ہوں

مناظر ہادیٔ اعظم کے شہرِ پاک سے لے کر
مدینے کے لگا کے سینے سے رُخسار لایا ہوں

سدائیں اللہ اکبر کی مَیں سنتا مدینے میں
اذانِ مسجد نبویؐ کی مَیں مہکار لایا ہوں

کٹھن تھا مرحلہ میرا روانہ ہونا طیبہ سے
مَیں ساتھ اپنی محبّت کو بھی اشکبار لایا ہوں

وجودِ ناتواں پہنچا مدینے حسرتیں لے کر
مجیدؔ اب تو نہال ہے کہاں غم بار لایا ہوں

شہنشاہؐ زمن ہے یہی استدعا
جان نکلے تو ہو در فقط آپؐ کا

تاجداری یہ عقبیٰ میں ہے آپؐ کی
آپؐ ہیں ان جہانوں میں جلوہ نُما

آپؐ خُلقِ عظیم کی معراج ہیں
وارث راہِ اقبالِ راہِ ہُدیٰ

دشتِ دل میں کِھلیں پھول بھی آپؐ سے
فاتحِ دوراں آپؐ ہُوئے مصطفےٰؐ

آب و تابِ جہاں آپؐ کے نُور سے
آپؐ شمعِ عافیت و رُشد و ہدیٰ

فیض یاب بہاریں مجیدؔ آپؐ سے
چاند تاروں کو بھی فیض انؐ سے ملا

رُشد و ہدیٰ بھی آپؐ سے منسوب ہو گئے
حُسن و جمال میں نبیؐ کیا خُوب ہو گئے

ہِجرت کا گرچہ حُکم تھا ظالم تھے لوگ بھی
مکّے کے ایسے لوگ بھی مغضوب ہو گئے

پہنچے مدینے پاک میں جو والیٔ جہاں
تو میزباں وہاں ابوایوّبؓ ہو گئے

دُنیائے ہست و بُود میں جتنے حسِین ہیں
اُنہوں نے دیکھا آپؐ کو مجذوب ہو گئے

یٰسیں خصال آپؐ ہیں طٰہٰؐ بھی آپؐ ہیں
ایسے نہیں خدا کو وہ محبُوبؐ ہو گئے

ہم بھی مدینے پاک میں جائیں گے ایک دن
جس روز ہم مدینے میں مطلوب ہو گئے

مَیں نے بھی شاہِ مدینہ کا کرم مانگا ہے
روزِ محشر کے لیے انؐ کا علم مانگا ہے

میرے بچوں کے لیے یہ بھی بہت کافی ہے
صدقہ حسنینؓ کا اے میرِ اُمم مانگا ہے

میں نے طیبہ میں تو رہنے کی جگہ مانگی ہے
میں نے اللہ سے ہی باغِ اِرم مانگا ہے

میرے ادراک سے ہے دُور یہ جنّت اُس کی
خیر کا رستہ بھی اے خیرِؐ شیَم مانگا ہے

میرے اللہ مروں حالتِ ایماں پر ہی
مَیں نے آقاؐ کی محبّت کا بھرم مانگا ہے

میرے سجدوں کو ملے شرفِ قبولیّت بھی
ہاں عبادت کے لیے انؐ کا حرم مانگا ہے

رونقِ ہست و بود نبیؐ سے بڑھی
حُسنِ کامل میں ڈھلتی گئی بندگی

اک تبسّم ملا مصطفٰےؐ سے ہمیں
زندگی میں ہُوئی روشنی روشنی

کیسے اس کو گزاریں سلیقہ ملا
زندگی پہلے تھی بہکی بہکی ہُوئی

مصطفٰےؐ کا کرم ہم پہ ایسا ہُوا
گُفتگو انؐ سے سیکھی محبت بھری

زادِ راہِ بقا آپؐ سے مل گیا
آبروئے تمنّا مکمل ہوئی

ہم مجیدؔ آپؐ سے دُور کیسے رہیں
صدقے میں آپؐ سے زندگی کی خوشی ہر ملی

نعت بھی صورتِ اظہارِ دُعا ہوتی ہے
ہوتی ہے اس میں محمد ﷺ کی ثنا ہوتی ہے

تذکرے اس میں نبیؐ پاک ہی کے ہوتے ہیں
انؐ کی تحریر یہاں جُود و سخا ہوتی ہے

نُور سے ہوتے ہیں الفاظ سجے سارے ہی
اس میں اللہ کی قُدرت کی ضیا ہوتی ہے

وہ ہو کردار کے بارے میں کہ ہو سیرت کے
اس میں اظہارِ مقدّس کی صدا ہوتی ہے

اس کو پڑھنے سے مری سانسیں رُکی چلتی ہیں
کوچۂ جاناں سے جو آئی ہوا ہوتی ہے

میں ترنّم سے اسے جب بھی کہیں پڑھتا ہوں
اس میں اللہ کی بس ایسی رضا ہوتی ہے

اے شاعرِ حسانؓ کوئی نعت سناؤ
اُس عہدِ مقدّس کی کوئی بات سناؤ

حجرے سے نبیؐ پاک کے ہوتی جو مسلسل
گلزارِ مدینہ پہ وہ برسات سناؤ

سنتے ہیں مدینے پہ وہ انوار کی بارش
ہوتی ہے صبح و شام جو ہر رات سناؤ

ہوتے تھے جو اصحابؓ وہ آقاؐ کے جلو میں
دیتے تھے وہ کفّار کو جو مات سناؤ

محتاج کو اغیار کو سینے سے لگاتے
سرکارِؐ مدینہ کی عنایات سناؤ

دیکھا ہے کہیں تم نے مجیدؔ انؐ کی گلی میں
کوئی تو سنی ہوگی ناں گل بات سناؤ

حُسنِ آقاؐ کو زمانے سے حسِیں مانا ہے
انؐ کو صادق بھی کہا اور امیںؐ مانا ہے

روشنی انؐ سے ہی ملتی ہے کہکشاؤں کو
انؐ کے چہرے کی ضیاؤں کو مبیں مانا ہے

میرے آقاؐ کی تو ہر بات خُدائی ہوتی
جو بھی فرمایا اُسے حدِ یقیں مانا ہے

مشورہ آپؐ کے اصحابؓ کِیا کرتے تھے
انؓ کی ہر رائے کو بھی حُسنِ ثمیں مانا ہے

مسجدِ نبوی کو مانا ہے ایماں کی جنّت
اُس کی گلیوں کو بھی ایماں کا قریں مانا ہے

رنگِ فطرت کو نکھارا ہے حسِیں چہرے نے
دِیدۂ ہستی کو بھی زیرِ نگیں مانا ہے

انؐ کے اخلاق سے دنیا نے فلاح پائی ہے
حُسنِ کردار کی رحمت کی گھٹا چھائی ہے

کبریائی سے کِیا جس نے شناسا ہم کو
وہ ہی تعلیم نبیؐ پاک نے سکھلائی ہے

انؐ کے اقوال کی خوشبو سے زمانہ مہکا
انؐ کی سیرت سے زمانے میں یہ رعنائی ہے

دیکھتے جونہی وہ بچوں کو تبسّم کرتے
اس تبسّم کی ضیا لوگوں کے کام آئی ہے

انؐ کی نعلین سے طیبہ کے ہیں رستے چمکے
انؐ ہی رستوں سے مقدّر کی شناسائی ہے

حُسنِ احمدؐ سے مجیدؔ اب ہے زمانہ روشن
انؐ کے چہرے کی الٰہی نے قسم کھائی ہے

ہاں مرے سیّدِؐ ابرار کرم مانگا ہے
مَیں کہ ہوں طالبِ دِیدار کرم مانگا ہے

آپؐ کی چشمِ عنایت کی دُعا مانگی ہے
مجھ پہ ہو رحم کا اظہار کرم مانگا ہے

آپؐ کی یاد کے منظر ہوں مری آنکھوں میں
چشمِ ویراں میں ہوں انوار کرم مانگا ہے

ہُوں بہت دُور مدینے سے کریم آقاؐ جی
ہو عطا دولتِ دیدار کرم مانگا ہے

آپؐ کے قدموں میں آ کر میں نوافل پڑھ لوں
میری قسمت بھی ہو بیدار کرم مانگا ہے

میری اولاد بھی ہو ساتھ مرے جب آؤں
سیکھ لوں آنے کے اطوار کرم مانگا ہے

دم بخود ہوں مَیں مگر پھر بھی ہوں نعتیں لکھتا
ہے مجیدؔ اب بھی گنہ گار کرم مانگا ہے

دیکھنے گنبد خضریٰ کو جہاں آتا ہے
اِس کو دیکھیں تو نگاہوں کو سکوں ملتا ہے

اس سے نظروں کی وفا اور حیا بڑھتی ہے
زندگی میں بھی بہاروں کا سماں ہوتا ہے

اس کے سائے میں کبھی صبح مری ہوتی تھی
باب اب اس کی محبت کا نیا کُھلتا ہے

گنبدِ خضریٰ سے ٹکرا کے ہوا آئے تو
اس پہ جنّت کی ہواؤں کا گماں ہوتا ہے

محوِ راحت ہیں حضورؐ اس کی حسیں بانہوں میں
یہ زمانے کے نظاروں میں بڑا یکتا ہے

اس سے منسُوب مری دِید کی پلکیں ساری
اس سے ایمان کی حالت کا پتہ چلتا ہے

ہویدا ہوا جو مدینہ منوّر
ہُوا سامنے پھر مدینے کا منظر

سُہانے سُہانے ہیں خوشبو کے جھونکے
ہواؤں سے اس کی ہُوا دل معطّر

عجب مسکراہٹ ہے چہروں پہ ان کے
درِ مصطفیٰؐ پہ ہُوا جو بھی حاضر

یہ مرجان و یاقوت سے بھی حسیں ہیں
درختوں کے پتے یہ راہوں کے پتھر

یہاں ہر گلی میں ہے پھُولوں کی بارش
میں ہوں دیکھ آیا ہے میرا مقدّر

حریمِ مقدّس کی دیوار و در تک
سبھی ہیں مجیدؔ محبّت کے مظہر

میرے لحن کی ابتدا خیر الوریٰؐ سے ہے
شعر و سخن کی انتہا خیر الوریٰؐ سے ہے

مہکی ہوئی ہے چار سُو شہرِ حبیبؐ میں
صحنِ حرم میں یہ ہوا خیرالوریٰؐ سے ہے

اپنا کہاں سے ہو گیا یہ سارا مال و زر
اللہ کی ہے جو عطا خیرالوریٰؐ سے ہے

ذکرِ رسولِؐ پاک سے مہکے مرا ذہن
اِتنا حَسِین دل مرا خیرالوریٰؐ سے ہے

صد شکر ہم حضورؐ کے صدقے میں بچ گئے
ساری عطا یہ دین کی خیرالوریٰؐ سے ہے

یہ منبرِ رسولؐ سے بیتِ معمور تک
ارض و سما کی ہر فضا خیرالوریٰؐ سے ہے

کیسے ملی ہے نغمگی تجھ کو مجیدؔ یہ
کہہ دوناں سب کو برملا خیرالوریٰؐ سے ہے

فضائے عشقِ محمد ﷺ مری نگاہوں میں
مَیں دیکھتا ہوں مدینے کو خود صداؤں میں

ہیں زیرِ سایہ سبھی لوگ انؐ کی رحمت کے
مدینہ لیتا ہے ہر شخص کو پناہوں میں

مجھے تو سارے ہی مجذوب لوگ ملتے ہیں
مدینے جاتی ہوئی ساری گزرگاہوں میں

مدینہ سارے زمانوں کا تاج ور ٹھہرا
بڑی جو آپؐ کی ہستی ہے شہنشاہوں میں

مدینہ دیکھنا ہر فرد کی تمنّا ہے
یہ آرزو بھی تو مِلتی ہے سب نواؤں میں

فضائے شہرِ محبّت ہی راس آتی ہے
بیمار آئیں تو رہتے ہیں بس شفاؤں میں

مجیدؔ آج درِ مصطفےٰؐ کی یاد آئی
بسا ہُوا ہے مدّت سے جو نگاہوں میں

جتنے بھی باب مسجد نبویؐ کے ہیں کُھلے
ہر ایک سے حضورؐ کی ہم کو عطا ملے

اب تو نگر نصیب کے مہکیں گے خود بخود
پہنچیں دیارِ پاک تو ہر اک بلا ٹلے

تفریق دیکھی ہی نہیں چوکھٹ پہ آپؐ کی
ہوتے ہیں اس کے صحن میں سارے مِلے جُلے

دُنیائے ہست و بُود کے غم بھولیں گے یہاں
جو بھی گریباں چاک ہیں دیکھے ہیں سب سِلے

مقصورہ و مواجہہ اپنی تعظیم میں
دیکھی ریاضِ خُلد بھی اس آسماں تلے

آیا مجیدؔ ساتھ ہی اپنے گناہوں کے
پہنچا مدینے پاک تو یہ سارے ہی دُھلے

برستا دیکھا ہے کیا نُور اس کی راہوں میں
ہوائیں لیتی ہیں سانسوں کو خود پناہوں میں

فضائے شہرِ مدینہ دُرودوں سے لہکے
سنائی دیتی ہے کیا نغمگی صداؤں میں

اُحد کو جاتی چمک بار راہیں طیبہ کی
جہاں پہ خاک بھی اُڑتی ہے تو اداؤں میں

شفا ہے ارضِ مقدّس کے پاک ذرّوں میں
مدینہ لیتا ہے بیمار اپنی بانہوں میں

نظیر اس کی تو ڈھونڈنا بھی بڑا ہی مشکل ہے
جو ایسا سوچے تو پڑتا ہے وہ گناہوں میں

مدینے پاک سے نسبت مجیدؔ ہے جن کی
کبھی بھی ٹوٹے نہیں ہیں دیکھے ہم نے آہوں میں

سہانی تھی کتنی صدا مصطفیٰؐ کی
رِدا مصطفیٰؐ کی ادا مصطفیٰؐ کی

جہاں سے بھی مانگیں وہ دیتے ہیں قاسمؐ
بھرے سب کے داماں عطا مصطفیٰؐ کی

کسی کو بھی در سے نہیں خالی موڑا
نہیں بھولی جُود و سخا مصطفیٰؐ کی

وہ معراج کی شب عرش پر گئے تھے
صدا آ رہی ہے ابھی مرحبا کی

ملی ہے مُرادوں کو منزل وہیں سے
یہ کیسی عطا ہے شہؐ دوسرا کی

مرے کام آئیں گے محشر کے دن بھی
مِٹے گی کبھی نہ وفا مصطفیٰؐ کی

جو اصلاحِ اُمّت کی مانگی خدا سے
ہمیں یاد ہے ہر دعا مصطفیٰؐ کی

وفائے مدینہ پہ قربان جاؤں
رہی ہے سدا دل رُبا مصطفیٰؐ کی

اندھیرے اُجالوں میں چھُپنے لگے ہیں
بہت عالی شاں ہے ضیا مصطفیٰؐ کی

مجیدؔ اُن کی اُلفت ہے دل میں سمائی
نہ سینے سے ہوگی جُدا مصطفیٰؐ کی

مجھ پر کرم کی کیجیے میرے نبیؐ نظر
ہو جائیں میرے شام و سحر آپؐ کی نذر

آتش فشانی کی قبا اُمّت نے پہن لی
اُمّت کی آپؐ لیجیے میرے نبیؐ خبر

صبر و قرار کھو گیا بے چین لوگ ہیں
بھٹکے ہی پھر رہے ہیں ہم جو آج دربدر

سارا زمانہ آپؐ سے ہوتا نہال ہے
مولا کریمؐ آپؐ سے ہوں مَیں بھی بہرہ ور

تقدیر جن و بشر کی منسوب آپؐ سے
شمس و قمر ستاروں کی پھر سارے بحر و بر

صحرا حیاتِ قوم کا اب خشک ہو گیا
اے چارہ گر مجیؔد کے اُمت کے راہبر

برگ و ثمر پہ تازگی نُورِ نبیؐ سے ہے
شمس و قمر میں روشنی نُورِ نبیؐ سے ہے

مخلوقِ کائنات بھی یہ راز پا گئی
یہ زندگی یہ بندگی نُورِ نبیؐ سے ہے

روزِ ازل سے واسطہ ہے آپؐ سے مرا
آدم ہوں یہ وابستگی نُورِ نبیؐ سے ہے

میرے گلے میں نور ہے نورِ عظیم کا
یہ رازِ صوت و دل کشی نورِ نبیؐ سے ہے

وہ شہنشاہِ رُسلؑ ہیں سرورؐ ہیں دین کے
یہ سروری یہ برتری نُورِ نبیؐ سے ہے

اب تک مجیؔد سینکڑوں لکھی ہیں نعتیں جو
اشعار کی ادائیگی نُورِ نبیؐ سے ہے

انؐ کی چوکھٹ کو ہی محبُوب بنایا ہم نے
اور چوکھٹ پہ وہیں دل کو بسایا ہم نے

خاکِ طیبہ پہ لگے پاؤں مرے آقاؐ کے
تب ہی تو خاک کو آنکھوں میں بسایا ہم نے

انؐ کی سیرت نے منازل کی حقیقت دی ہے
اپنے سِینوں میں ہے قرآن سجایا ہم نے

روزِ محشر بھی شفاعت کے لیے آئیں گے
اپنی آہوں کو تو ایسا ہے بتایا ہم نے

مِٹ ہی جائے گی یہ اک روز مری تشنہ لبی
آبِ زم زم کو ہے ہونٹوں سے لگایا ہم نے

مل ہی جائے گی ہمیں چادرِ بخشش اک دن
انؐ کی چادر سے لیا آج بھی سایہ ہم نے

اب تو ممکن ہی نہیں ٹُوٹے مجیؔد اپنا دل
انؐ کے قدموں میں وہیں اس کو بچھایا ہم نے

ڈھونڈ لیتا ہے مقدّر کا سفینہ مجھ کو
جو دکھانا ہے الٰہی نے مدینہ مجھ کو

نعتِ اطہر سے بڑی اور نہیں ہے دولت
ربِّ اطہر نے نوازا ہے خزینہ مجھ کو

حرمِ اقدس کی فضاؤں میں ادب سے اُڑتے
ان پرندوں نے سکھایا ہے قرینہ مجھ کو

حُسنِ کردار کے مالک ہیں نبیؐ کے بیٹے
کیسے جیتے ہیں یہی جینا سکھایا مجھ کو

میرے الفاظ کو مہمیز کیے دیتی ہے
انؐ کی خوشبو نے دیا دیدۂ بینا مجھ کو

ذکرِ رسولؐ پاک تو ایمان ہو گیا
جس نے کیا مجیدؔ وہ ذیشان ہو گیا

ہر عیب سے بُرائی سے ہم کو بچا لیا
ہر قول اس حبیبؐ کا قرآن ہو گیا

لوگو وہ بدنصیب ہے کلمہ نہ پڑھ سکا
فہم و عقل کے ساتھ جو انجان ہو گیا

ہر سینۂ فگار میں گر یہ ہو موجزن
تسکینِ جان و مال کا سامان ہو گیا

ذکرِ نبیؐ کریم کا ملحق نصیب ہے
انؐ کا خیال درد کا درمان ہو گیا

روشن مجیدؔ آپؐ کے فکر و خیال ہیں
اس سے ہی مستفید تو حسّانؓ ہو گیا

دیکھ آیا ہوں جو باغات مدینے والے
دیدۂ نم میں ہیں دن رات مدینے والے

میری ہستی کو بقا آپؐ کی رحمت نے دی
اس لیے بنتی رہی بات مدینے والے

آپؐ نے مجھ کو بلایا تو درِ رحمت پر
دیکھ لی نُور کی برسات مدینے والے

ٹُوٹ جائیں گی جونہی قبر کی سب زنجیریں
اُٹھتے جائیں گے حجابات مدینے والے

مَیں نے توحید و رسالت کی گواہی دی تو
روشنی میرے رہی ساتھ مدینے والے

نعتِ اطہر کے سوا کچھ بھی نہیں دامن میں
کیا بھلا دوں گا حسابات مدینے والے

دل میں عطائے مصطفیٰؐ آباد ہو گئی
میری ہتھیلی بِھیک سے آزاد ہو گئی

رہتے تھے جس میں جبر کے مزمُوم دیوتا
وہ جھونپڑی فجور کی برباد ہو گئی

سہمی ہوئی تھی زندگی قہر و غضب میں تھی
میرے نبیؐ کے آنے سے دل شاد ہو گئی

صلِ علیٰ کی محفلیں سجتی ہیں روز و شب
گھر کی فضا تو خُلد سے ہمزاد ہو گئی

جس روز نامِ سیّد الابرارؐ سن لیا
حُبِّ رسولؐ سینے میں آباد ہو گئی

مَیں تو مجیدؔ ناعتِ محبُوبؐ بن گیا
اب شاعری بھی حاملِ اسناد ہو گئی

نورِ احمدؐ نے جو ہر آنکھ ہے نورانی کی
تب سے آنکھوں نے محمد ﷺ کی ثنا خوانی کی

روشنی اسمِ محمد ﷺ ہے جہاں سارے میں
خُلدِ باری میں اسی نام نے تابانی کی

حُسنِ یوسفؑ بھی پریشان ہُوا بیٹھا تھا
اُنؐ کے مُکھڑے پہ الٰہی نے جو شہ شانی کی

آپؐ کے ہوتے ہوئے پڑھ نہ سکے جو کلمہ
میں یہ سمجھا ہوں کہ ان لوگوں نے نادانی کی

پیروی آپؐ کی کرتے تو بھلا ہو جاتا
عمر بھر لوگوں نے کیوں خواہشِ نفسانی کی

اُمتی احمد ﷺ مختار بنایا ہم کو
میرے اللہ نے یہ ہم پہ مہربانی کی

لمحہ لمحہ دل پُکارے مصطفٰےؐ
ہے زمانہ آپؐ کا مِدحت سرا

بھر دیا پھُولوں سے دل کو آپؐ نے
مرحبا میرے نبیؐ جی مرحبا

قسمتِ انسان بدلی آپؐ سے
آپؐ کی پہچان ہے جُود و سخا

ناز کرتے ہیں نبیؐ سب آپؐ پر
آپؐ ہی تو ہیں فقط خیر الوریٰؐ

عشق کرتے ہیں زمانے آپؐ سے
سارا عالم ہے دیوانہ آپؐ کا

جب سے دیکھی ہے مجیدؔ انؐ کی گلی
من یہ لگتا ہے مجھے مجذوب سا

صدقے نبیؐ کی آلؑ کے ہر اک بلا ٹلے
آسان ہوتے جاتے ہیں جینے کے مرحلے

ماہِ عرب کی روشنی طیبہ سے آئی ہے
اس روشنی سے زندگی کا ہر دِیا جلے

سِیرت سے انؐ کی آج بھی ملتا ہے حوصلہ
پھر کیوں رہِ حیات پہ آ کر یہ غم ملے

ایمان ہے توحید پہ آقاؐ رسولؐ پر
کردارِ مصطفےٰؐ سے ملے ہم کو ولولے

غُنچے مرے نصیب کے کھلتے ہیں چار سُو
جونہی مدینے پاک میں بادِ صبا چلے

میری حیات آج بھی انؐ کے سپرد ہے
انؐ پر مجیدؔ چھوڑ دے سارے ہی مسئلے

دین و دنیا کو سنوارا احمدﷺ مختار نے
روح کو تسکیں میں ڈھالا احمدﷺ مختار نے

انؐ کے جلووں سے مِٹی ہے دہر کی یہ تیرگی
دے دیا شب کو اُجالا آپؐ کے انوار نے

آپؐ کے در سے ملا ہے حضرتِ انساں کو ربّ
نیکیوں میں ہم کو ڈھالا آپؐ کے اطوار نے

لے لیے ہیں انؐ کے جلوے سنگ وخشت وشجر نے
شہرِ اطہر کے میناروں قریہ و بازار نے

آپؐ کی حُسنِ وفا سے ہے متاثر ہر بشر
سنگ دل اپنے بنائے آپؐ کے کردار نے

ہم مجیدؔ انؐ ہی کی رحمت کے سہارے جی سکے
جینا بھی ہم کو سکھایا آپؐ ہی کے پیار نے

❁

مسکرائیں جب محمد ﷺ مسکرائے روشنی
چمن زارِ زندگی میں نظر آئے روشنی

سردیوں میں گرمیوں میں ہے عزیز روشنی
ہو بہاراں یا خزاں ہو انؐ سے آئے روشنی

مشعلِ راہِ ہدایت بن گئی ہے روشنی
جو مدینے سے چلی ہے دل لبھائے روشنی

روشنی غارِ حرا کی آپؐ ہی کے ساتھ ہے
دل دماغ و ذہن پر یہ کیوں نہ چھائے روشنی

چہل قدمی کے لیے جب آپؐ آئیں صحن میں
نیلگوں افلاک پر بھی تب تو جائے روشنی

روشنی اوڑھے ہوئے ہے بُوئے طیبہ و قبا
ہم مجیدؔ اب دیکھتے ہیں مسکرائے روشنی

❁

منبر پہ بیٹھے آپؐ کو دیکھا جو حُسن نے
عقل و شعور و فہم سے پھر سوچا حُسن نے

ہر رُخ رسولِؐ پاک کا ہے اس قدر حِسیں
سرشار ہو کے حُسن سے پوچھا یہ حُسن نے

دیکھا نہیں ہے آج تک اِتنا حِسیں بشر
کس شان سے عیاں ہے کِیا جلوہ حُسن نے

اس منظرِ سحاب کو کرتا ہُوں یوں بیاں
اللہ کے ہے چاند کو شرمایا حُسن نے

کتنے نبیؐ کے شہر کے منظر حِسین ہیں
انؐ کو ہی چارہ ساز تھا پھر پایا حُسن نے

ہر اک مجیدؔ پنکھڑی دل کے گلاب کی
مُسکا اُٹھی جو جِسم کو مسکایا حُسن نے

فخرِ رُسلؑ ہنوز ہے سیرت رسولؐ کی
ممتاز ہم کو کرتی ہے سنّت رسولؐ کی

اُسوہ حضورؐ پاک کا کامل نمونہ ہے
مخلوق میں ہے معتبر صورت رسولؐ کی

تسکینِ دل کے واسطے پڑھتے درُود ہیں
لطف و کرم کے ساتھ ہے رحمت رسولؐ کی

اک روز لے کے جائے گی ہم کو مدینے میں
اتنی بسی ہے دل میں جو اُلفت رسولؐ کی

اپنے نصیب و بخت کو لے جائے اوج پر
تم جو مجیدؔ کرتے ہو مِدحت رسولؐ کی

آقاؐ حضورؐ آپؐ ہیں اُمّت کے مہرباں
رحمت ہے ان پہ آپؐ کی جیسے ہو سائباں

ہر دور کے نصیب پر ہے مُہر آپؐ کی
ہر دور آقاؐ آپؐ سے ہوتا ہے گُل ستاں

سارے حروف صورتیں میرے سُخن کی یہ
نکہت فشاں ہیں آپؐ سے ہیں آپؐ سے رواں

سرشار ہو کے دیکھ لوں نعلین آپؐ کے
سائے میں ان کے کاش ہو میرا بھی آشیاں

سرچشمۂ سرُور ہوں الفاظ نعت کے
سُن لیں تو سینے لوگوں کے ہوتے ہیں ضوفشاں

رعنائی فکر و آگہی سیکھوں مجید سے
اشعار پھر تو نعت کے ہو جائیں جانِ جاں

سُخن حیات ہے عنوان ہیں نبیؐ میرے
بہارِ گلشنِ امکان ہیں نبیؐ میرے

حضورؐ آپؐ ہیں کون و مکان کے قاسمؐ
حصولِ رحمتِ یزدان ہیں نبیؐ میرے

مرے حضورؐ ہیں سارے فقیروں کے ملجا
حیاتِ نور کا سامان ہیں نبیؐ میرے

حضورؐ آپؐ ہی دل بند تو آمنہؓ کے ہیں
قبیلہ سعد میں ذی شان ہیں نبیؐ میرے

ہوں نوجوان یا کم سِن الٰہی کے بندے
پیرانہ عمر ہوں ارمان ہیں نبیؐ میرے

حضورؐ آپؐ سے دنیا امان پاتی ہے
مری حیات کے جانان ہیں نبیؐ میرے

اپنے ہونٹوں پہ رہتا ہے نام آپؐ کا
اور سِینوں میں بیٹھا پیغام آپؐ کا

نعت لکھنے کی توفیق آقاؐ نے دی
اس سے اعلیٰ ہے کیا اکرام آپؐ کا

رحمتِ ہر جہاں بن گئے مصطفیٰؐ
ساری دنیا نے مانا ہے کام آپؐ کا

انؐ سے پہلے تھیں دنیا میں سب وحشتیں
فیض دنیا نے پایا ہے عام آپؐ کا

حوضِ کوثر کی دھوم مچی چار سُو
ہوگا اپنے نصیب میں جام آپؐ کا

اپنے دامن میں بھرتے ہیں لعل و گہر
در کھلا رہتا ہے صبح و شام آپؐ کا

دنیائے ہست و بُود کی زینت حضورؐ ہیں
مخلوقِ کُل جہان کی راحت حضورؐ ہیں

منشور اس جہان کو اسلام کا دِیا
ہاں پیکرِ حیات کی اُلفت حضورؐ ہیں

حامدؐ مرے حضورؐ ہیں محمودؐ آپؐ ہیں
ربِّ جلیل پاک کی چاہت حضورؐ ہیں

آقاؐ نویدِ عیسیٰؑ ہیں محبُوبِ ہر نبیؐ
مرکزِ نگاہِ انس و جاں اُلفت حضورؐ ہیں

مظہر دُعائے حضرت براہیمؑ آپؐ ہیں
اک آمنہؓ کے لاڈ کی صورت حضورؐ ہیں

وحش و طیور آپؐ کے کلمہ گو ہوئے
دیکھو مجیدؔ قابلِ مدحت حضورؐ ہیں

ہم نے اپنائیں آقاؐ کی جب سنتیں
ہم پہ نازل ہوئیں مولاؐ کی رحمتیں

منزلوں کا خیال نہ دل میں رہا
جب مدینے گئے مل گئیں راحتیں

جب معراج محمد ﷺ کو ہم نے پڑھا
تب ہی جان سکے کیا ہیں یہ رفعتیں

ہم درود و سلام پڑھیں گے سدا
چھوٹ سکتی نہیں ہم سے یہ عادتیں

ہم نے دل میں بسایا ہے نامِ نبیؐ
دُور ہوتی رہی ہیں سبھی وحشتیں

باغِ عشقِ محمد ﷺ لگا روح میں
اب سہانی لگی ہیں ہمیں نکہتیں

تم مجیدؔ انؐ کی نعتیں لکھو رات دن
انؐ کو دیتی ہیں زیبا سبھی عظمتیں

❀

نعتِ رسولؐ پاک سے ہیں ہونٹ مشکبُو
پھیلی مرے حضورؐ کی خوشبو ہے چار سُو

جو بھی درِ رسولؐ پہ آتا ہے اُمّتی
اُس کا نصیب اور وہ ہوتے ہیں سرخرُو

مفلس ہوں یا غریب ہوں کرتے ہیں پیار وہ
آئیں مدینے ہوتی ہے ان کی بھی جستجُو

ہوتی ہے دل میں آپؐ کی سیرت جو موجزن
میں اس لیے بھی ہوتا ہوں ہر وقت باوضُو

جالی نبیؐ کے روضے کی ہو میرے سامنے
پھر آنکھ میری جام ہو دل میرا ہو سبُو

سارے جہاں میں آپؐ کی اُلفت کا ذکر ہے
چرچے مجیدؔ آپؐ کے ہوتے ہیں کُو بکُو

یہ زمین آپؐ کی آسمان آپؐ کا
ذکر کرتا ہے سارا جہان آپؐ کا

نور ہیں مصطفےٰؐ یا کہ ہیں وہ بشر
بس ہے جبریلؑ ہی رازدان آپؐ کا

دُور مکّے سے جانا تھا کتنا کٹھن
پس وہ رحمٰن تھا مہربان آپؐ کا

شب گزارو مرے آج گھر میں علیؑ
میرا گھر اور اس کا سامان آپؐ کا

ساتھ صدیقؓ کے غار میں جا بسے
ڈھونڈ پایا نہ کوئی نشان آپؐ کا

کتنا احسان ہے مجھ پہ آقاؐ نبیؐ
یہ مجیدؔ اب بنا نعت خوان آپؐ کا

حرمِ مکی سے عرش معلیٰ تلک
یہ مکان آپؐ کا لامکان آپؐ کا

حُسن انوارِ مدینہ کا بڑا دیکھا ہے
سرنگوں دستۂ افلاک ہُوا دیکھا ہے

عشقِ احمدﷺ میں گرفتار زمانہ ہی نہیں
مبتلا عشقِ محمدﷺ میں خدا دیکھا ہے

بھول بیٹھا تھا زمانے کے سبھی رستے جو
آج وہ راہِ مدینہ میں پڑا دیکھا ہے

وہ جو اک شخص گنہگار بہت ہوتا تھا
حُبِ احمدﷺ میں وہ مجذوب ہُوا دیکھا ہے

آؤ اب ٹوٹ کے لِلّٰہ کریں یاد انؐ کو
جن کی چوکھٹ پہ زمانے کا بھلا دیکھا ہے

سر تا پا باجمال ہیں میرے نبیؐ
صورتِ بے مثال ہیں میرے نبیؐ

مظہرِ لایزال ہیں میرے نبیؐ
جانتے میرا حال ہیں میرے نبیؐ

انؐ کے اطوار ہیں دل نشیں دل رُبا
سیرتِ باکمال ہیں میرے نبیؐ

زندگی انؐ کا ہم کو نمونہ ملی
دنیا میں خوش خصال ہیں میرے نبیؐ

فرحتِ جان ہے ذکرِ خیر الامم
دیکھ لو خوش خیال ہیں میرے نبیؐ

اسمِ احمدﷺ سے پھوٹے سدا روشنی
نور سے مالا مال ہیں میرے نبیؐ

زہے قسمت مدینے میں نبیؐ کا جونہی در دیکھوں
نبیؐ اطہر کے قدموں میں اُترتی پھر سحر دیکھوں

یہاں انصارِ طیبہ کی محبّت پائی جاتی ہے
مدینے والوں میں آقاؐ کی اُلفت کا اثر دیکھوں

سرِ بطحا نگاہوں کو اُٹھانا گر نہیں اچھا
نگاہیں نیچی کر کے پھر رہِ بطحا مگر دیکھوں

اُتاروں عکس آنکھوں میں جو یادِ مصطفیٰؐ آئے
وہی آئیں نظر مجھ کو جہاں دیکھوں جدھر دیکھوں

درِ اقدس کی چوکھٹ پر اگر ہو حاضری میری
ستارے اپنی قسمت کے مقامِ اوج پر دیکھوں

مجیدؔ آقاؐ کی سیرت سے جہاں یہ سرخرو دیکھا
نبیؐ اطہر کی سنّت سے جہاں کو بہرہ ور دیکھوں

آقاؐ سے جو ملی رہبری
زندگی بن گئی زندگی

سبز گنبد کو دیکھا جونہی
مٹ گئی آنکھوں کی تشنگی

اپنی ہر بہتری کا سبب
آپؐ ہی کی ہے سیرت بنی

فکرِ احمدؐ سے ہی دوستو
کُل جہاں کو ملی آگہی

اتنے محبُوب ہیں مصطفیٰؐ
انؐ کے جیسا نہ کوئی نبیؐ

آپؐ کے نوکروں کی یہاں
کوئی کیسے کرے ہمسری

آپؐ پر جو بھی آئی وحی
شان ہے وہ فقط آپؐ کی

مہکے جس سے زمان و مکاں
آپؐ نے کی ہے وہ راہبری

حُسنِ طیبہ نے چمکا دیا
ظلمتِ شب کہیں نہ ملی

انؐ کی یادوں نے مہکائی ہے
زندگی کی مری ہر گھڑی

وقت نے جس کو بنجر کیا
پھولوں سے یہ زمیں ہے بھری

ظُلمتیں نُور میں ڈھل گئیں
تھی ضمیر میں تِیرہ شبی

دل بنا ہے مزاجِ قمر
اسمِ احمدﷺ بنا روشنی

ہے فضاؤں میں رنگِ حرم
ارضِ طیبہ میں ہے دل کشی

تم مجیؔد ہو ناعت بنے
تجھ پہ نازاں ہیں تیرے نبیؐ

قرآن ہو یا سیرتِ احمدﷺ ہے رہبری
آقائےؐ نامدار پہ نازاں پیغمبری

اتنا عروج آدمِ خاکی کو مل گیا
خوش بخت ہیں نصیب جوانؐ کے ہیں اُمتی

حیراں ہے چرخِ زندگی کیا ماجرا ہُوا
کیا سنّتِ حبیبؐ میں پنہاں ہے ہر خوشی

غافل ہیں وہ ہی لوگ جو سنّت سے دُور ہیں
کرتے ہیں اپنے فہم سے باتیں بڑی بڑی

بھٹکے ہو لوگو آج تم بھولے ہو راستہ
منشورِ زندگی ہے بس شرعِ رسولؐ ہی

عشقِ نبیؐ کی آگ میں تائب پگھل گیا
مدّت کے بعد آئی ہے باری مجیدؔ کی

مری زندگی مسکرانے لگی ہے
نئ نعت ہونٹوں پہ آنے لگی ہے

فضائے مدینہ سے آ کر ہوا بھی
مرا حوصلہ پھر بڑھانے لگی ہے

مری بے کسی ہے نبیؐ کی نظر میں
مری مفلسی رنگ لانے لگی ہے

پڑھوں جو بھی نعتیں ہے سُنتا زمانہ
خدوخال قسمت دکھانے لگی ہے

مری نظر میں ہیں مدینے کی راہیں
وہاں نغمگی میری جانے لگی ہے

سُخن میرا منسوب یادِ نبیؐ سے
مری شاعری جگمگانے لگی ہے

مجیدؔ انؐ کی سیرت جو تُو نے لکھی ہے
نگاہِ نبیؐ کو وہ بھانے لگی ہے

❀

حُسنِ حیات و نور ہیں قربان آپؐ پے
کرتے ہیں ناز انبیّاء ذیشان آپؐ پے

یہ بھی مرے حضوؐر ہے اعجاز آپؐ کا
لائے ہیں جنّ و بشر جو ایمان آپؐ پے

روشن ہے آئینے کی طرح فیض آپؐ کا
عزّ و وقار و فقر کو ہے مان آپؐ پے

شانِ عظیم دیکھئے حضرت صدیقؓ کی
قرباں کِیا ہے گھر کا بھی سامان آپؐ پے

مفتاحِ خُلد آپؐ ہیں دنیا کرے یقیں
بوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ و عثمانؓ آپ پے

لکھے مجیدؔ آپؐ کی نعتیں سدا نبیؐ
ایمان آپؐ پر مرا ایقان آپؐ پے

❁

ہیں خُلدِ بریں کے ستاروں کی مانند
بڑے دل نِشیں ریگزارِ مدینہ
بہت خوش نصیب ہیں طیبہ کے شہری
بسے ہیں جو قُرب و جوارِ مدینہ

وہ غزوات ہوتے یا ہوتے تھے سریا
نبیؐ کے صحابہؓ پہ نازاں تھے مولا
کیے جاتے کُفر کی سرکوبی سارے
بڑھے جاتے تھے شہسوارِ مدینہ

اطاعت گزاری میں شمس و قمر ہیں
تجلّی کے ماخذ یہ شجر و ہجر ہیں
کوئی لمحہ خالی نہیں ہے ضیا سے
فروزاں ہیں لیل و نہارِ مدینہ

زیارت کریں یا عبادت کریں ہم
جہاں ہوں مدینے کی چاہت کریں ہم
ہے قریہ و قریہ حسِین و مقدّس
ہمیں ہیں عزیز دیارِ مدینہ

فلک پہ ستاروں کی جو کہکشاں ہے
مدینے کی گلیوں میں ویسا سماں ہے
مجیدؔ آؤ جشنِ بہاراں منائیں
چلو آؤ دیکھیں بہارِ مدینہ

میرا سُخن حضورؐ سے منسوب ہو گیا
مرکز مری نگاہوں کا محبُوبؐ ہو گیا

رعنائیاں مدینے کی تحریر میں مری
گنجِ خویشِ دلبراں مغلوب ہو گیا

سیرت نبیؐ کے لالؓ کی پھر انؓ کی آل کی
کردار یہ ہے جینے کا اسلوب ہو گیا

بن کر وسیلہ حشر میں لے جائے خُلد میں
جو لفظ انؐ کی شان میں مکتوب ہو گیا

مجذوب آج ہو گیا عشقِ رسولؐ میں
کہتے ہیں لوگ خوب سے بھی خوب ہو گیا

خوش بختئ نصیب پر نازاں مجیدؔ ہے
جو راستہ مدینے کا مطلوب ہو گیا

کرم ہم پر کیے ہیں آپؐ نے جو سیّدِؐ عالم
سہارے زندگی کے ہیں سبھی وہ سیّدِؐ عالم

کِیا ہے آپؐ کی رحمت نے سایہ سب غریبوں پر
پناہوں میں خدارا لے لیں ہم کو سیّدِؐ عالم

مزاجِ زندگی برہم ہوئے ہیں آج اُمّت کے
اسیرِ مال و زر اُمّت بھی نہ ہو سیّدِؐ عالم

مداوا سب دکھوں کا آپؐ کی شفقت سے ہو جائے
کیا حالات نے رنجیدہ اب تو سیّدِؐ عالم

الٰہی سے کہیں شدّت سے اب اس کی ضرورت ہے
چمن زارِ وطن کو تازگی دو سیّدِؐ عالم

دلِ افسُردہ کی مایوسیوں کو ختم کر ڈالے
ہر اک مسلم پہ پھر سے یہ نظر ہو سیّدِؐ عالم

رنگِ ہستی آپؐ کا فیضان ہے
برگزیدہ آپؐ سے انسان ہے

بے نواؤں پر عنایت آپؐ کی
ساری اُمت آپؐ پر قربان ہے

عافیّت کی ساری قدریں آپؐ سے
آپؐ سے ہی زندگی آسان ہے

تپتے صحرا میں نمُو ہے آپؐ سے
آپؐ پر مخلوق کو بھی مان ہے

آپؐ کا لُطف و کرم ہے بشر پر
آپؐ سے خوش آج ہر انسان ہے

سخت و مشکل سانس لینا اب نہیں
یہ مجیؔد اب آپؐ کا مہمان ہے

راحتِ کون و مکاں ہے آپؐ سے
دِیدہ ور کا آسماں ہے آپؐ سے

آپؐ سے ہے زندگی کی ہر خوشی
ہر خوشی کی داستاں ہے آپؐ سے

یہ مشارق یہ مغارب آپؐ سے
بحر کی موجِ رواں ہے آپؐ سے

خلوتوں میں ذکر ہیں سب آپؐ سے
جلوتوں کا ہر نشاں ہے آپؐ سے

دیدۂ ہستی نے دیکھا آپؐ کو
رحمتوں کا سائباں ہے آپؐ سے

مِٹ گئی یکسر تمیزِ رنگ و بُو
متقی نعمت کناں ہے آپؐ سے

انجمن آرا ہوئی انسانیت
بے کسوں کی ہر اماں ہے آپؐ سے

زندگی اپنی مجیٓد عشق ہے
عشق کا ہر آشیاں ہے آپؐ سے

یادِ احمدؐ میں زندہ رہتا ہوں
ذکرِ احمدؐ سے دل سجاتا ہوں

ایک لمحہ نہیں ہوں مَیں غافل
دیکھ لو مَیں مدینے بستا ہوں

وہ ہیں جانِ جہانِ کُل عالم
انؐ کے قدموں میں جان رکھتا ہوں

مَیں تو لکھتا ہوں باتیں آقاؐ کی
لوگ کہتے ہیں نعت لکھتا ہوں

سر سجایا ہے خاکِ طیبہ سے
انؐ کے نعلیں سے دل سجاتا ہوں

ذکرِ نبیؐءِ محترم ہادی و راہنما مرا
سنّت و سیرتِ نبیؐ میری بقا کا راستہ

چارہ گری حضوؐر کی وہ آگہی کا نور بھی
جود و سخا نے آپؐ کی مجھ کو غنی بنا دیا

انؐ کے کرم کی بارشیں ہوتی ہیں میرے سخن پر
حاصلِ زندگی بنی میرے نبیؐ کا ضابطہ

جو بھی کہا حضوؐر نے وہ ہی خدا کی بات ہے
دیکھی رضا میں آپؐ کی میں نے الٰہی کی رضا

انؐ کی حیاتِ پاک بھی اُسوہ مرے حضوؐر کا
میری نگاہ و قلب میں میرے نبیؐ کی ہر ادا

یادِ نبیؐ سے ہو گیا قلب مجیؔد پُرسکوں
گیسوئے عنبریں سے ہے تازہ و مشکبو ہوا

جان قرباں کرے وہ نبیؐ پر
لازمی ہے یہی اُمّتی پر

شاملِ حال ہے انؐ کی اُلفت
انؐ کی شفقت ہے یہ زندگی پر

رب کی خوشنودی جن کی رضا ہے
قابلِ رشک ہیں بندگی پر

نظرِ فیض رساں ہے نبیؐ کی
ہے محیط یہی ہر گھڑی پر

مونس و غم زدہ ہیں محمدﷺ
مہرباں ہیں وہی ہر کسی پر

انبیاء میں عدیم النظیر
نُور قرباں ہوا ہاشمی پر

❁

بسر ہو جائے گر یہ زندگی طیبہ کی گلیوں میں
سراپا نُور ہو پھر زندگی طیبہ کی گلیوں میں

مدینے کی حسِیں وادی بنے منزل مقدّر کی
ملے پھر روشنی و آگہی طیبہ کی گلیوں میں

اُجالوں کی یہ بستی خود بھی پیاری ہے الٰہی کو
ہُوئی جو نُور سے ہے دلبری طیبہ کی گلیوں میں

لگاؤں سینے سے ہر زائرِ طیبہ کو طیبہ میں
فرشتوں سے بھی ہو پھر دوستی طیبہ کی گلیوں میں

یہاں قدموں کی آہٹ بھی سنائی دے نہ قدموں کو
حدود و ہوش میں ہو بے خودی طیبہ کی گلیوں میں

مجؔید احمدﷺ مختار کے قدموں میں جی لیں تو
محبّت بنتی جائے ہر خوشی طیبہ کی گلیوں میں

❁

عجز و نیاز و شوق کی ہو ساتھ آگہی
گر روضۂ رسولؐ پر اپنی ہو حاضری

دھیمی رہے صدا وہاں نیچی نگہ رہے
وہم و گمان و سوچ میں ہر درجہ سادگی

ہے بارگاہِ ہادیٔ کونین سامنے
جسم و زبان و عمل سے ظاہر ہو عاجزی

حاضر فرشتے ہوتے ہیں اس بارگاہ میں
عشقِ نبیؐ میں آتے ہیں یاں اولیا سبھی

آتے ہیں لینے روشنی روضے سے آپؐ کے
شمس و قمر یہ کہکشاں ہوتے ہیں دِیدنی

ماہِ عرب کی روشنی دیکھو جو دہر میں
سمجھو کہ بس حیات کی اعلیٰ ہے یہ گھڑی

مدحت رسولِؐ پاک ہے سیرت رسولؐ کی
کِھلتے ہیں جن سے پھول طبیعت رسولؐ کی

جب تلخیٔ حیات بھی سر چڑھ کے بولے تو
آتی ہے کام ایسے میں رحمت رسولؐ کی

منشورِ کائنات ہے قرآن آپؐ کا
اوجِ کمالِ انبیاّء حالت رسولؐ کی

جتنی تھیں ساری امتیں پہلے رسولوںؑ کی
اعلیٰ ہوئی نصیب میں اُمت رسولؐ کی

وہ چارہ ساز بن گئے سارے جہانوں کے
کرتے ہیں دل نوازی ہے فطرت رسولؐ کی

ہر لمحہ یادِ مصطفیٰؐ میں ہوتا ہے مجیدؔ
خلوت بھی ہے رسولؐ کی جلوت رسولؐ کی

بہاروں کی بہار سیّدؐ ابرار کی باتیں
شفا دیں جو مجھے وہ راحت و انوار کی باتیں

منارا نور کا ہے آمنہؓ کے لال کی سیرت
حدیثِ قُدسیاں ہیں یہ مرے دلدار کی باتیں

امینِ خیر ہیں اظہار ہیں دنیا کے خالق کا
دلاسے دیتی ہیں ہم کو بڑے غم خوار کی باتیں

ہر اک دل میں خدائے لم یزل کا حُسن بھرتی ہیں
محیطِ ذکرِ رحمٰن ہیں یہی سرکارؐ کی باتیں

ہوئے ہیں جن سے نورانی فلک سارے زمیں ساری
زہے قسمت بنو ہاشم کے یہ مَن ٹھار کی باتیں

مجیدؔ ان کے مقدّر پر ملائک رشک کرتے ہیں
سُنی ہیں جنھوں نے بھی ہاشمی سردار کی باتیں

حیاتِ مومناں میں ہے بسی اُلفت مدینے کی
نصابِ زندگی میں اہم ہے راحت مدینے کی

ضیا افگن دلیلِ صبح روشن ہیں ستارے بھی
کہکشاؤں میں پنہاں ہے یہی ندرت مدینے کی

مدینے کے پہاڑوں نے سمیٹی ہے ضیا اس سے
فضاؤں میں بہاروں میں ہے یہ صورت مدینے کی

کہا یثرب اِسے لوگوں نے پر یہ تو مدینہ ہے
نبیؐ آئے تو چمکی تھی بڑی قسمت مدینے کی

فلاح و خیرِ کامل ہیں مدینے کے سبھی رستے
کرے روشن حیاتِ جاوداں مدحت مدینے کی

خوش بختیٔ نصیب ہے نبوّت حضورؐ کی
مہرِ ہدیٰ تو بن گئی رسالت حضورؐ کی

ذکر رسولِؐ پاک کو مودّت عطا ہوئی
اب روزنِ قلوب ہے محبّت حضورؐ کی

رچ بس گئیں خیال میں نبیؐ کی جو سُنّتیں
کرنی ہے، ہم نے روز و شب اطاعت حضورؐ کی

جود و سخا ہی آپؐ کی ہے ہمت رساں ہوئی
محتاجوں بے کسوں پہ ہے عنایت حضورؐ کی

اللہ کی رسولؐ کی میسّر ہو پیروی
محشر کے روز ہونی ہے شفاعت حضورؐ کی

شیدائے عوج خلق ہیں جو میرے رسولؐ کے
اپنائی آج انھوں نے نصیحت حضورؐ کی

کنکر بھی بات کرتے ہیں حُکمِ رسولؐ پر
قربان کرتے جان ہیں حُکمِ رسولؐ پر

راہِ خدا پہ کرتے میں قربان مال و زر
اشجار دیکھ چلتے ہیں حُکمِ رسولؐ پر

حاضر درِ رسولؐ پہ ہوتے ہیں لازمی
طیبہ میں لوگ جاتے ہیں حُکمِ رسولؐ پر

سیرت رسولؐ پاک ہے احسان تم کرو
مُحسن بھی لوگ بنتے ہیں حُکمِ رسولؐ پر

چیزوں کو ہدیہ کرنے سے بڑھتی ہے آبرو
دیتے ہیں چیزیں لیتے ہیں حُکمِ رسولؐ پر

درِ رسولؐ پر انؐ ہی سے بات ہوتی ہے
حسِین دن ہو تو روشن ہی رات ہوتی ہے

جہاں کے موسموں سے بے نیاز رہتا ہوں
خیال و ذہن میں آقاؐ کی بات ہوتی ہے

روِش روِش پہ مَیں ڈھونڈوں نشان قدموں کے
زہے نصیب یہ قسمت بھی ساتھ ہوتی ہے

نظامِ سرورؐ دوراں سکون دیتا ہے
شنیعہ عمل کو سارے ہی مات ہوتی ہے

کلام لکھا جو سب ہی عطا ہے آقاؐ کی
مجیدؔ فیضِ مدینہ کی بات ہوتی ہے

وادیٔ طابہ کو دیکھ کر
یاد آیا نبیؐ کا سفر

میرے دن رات اُجلے ہوئے
جب مجھے آئی چوکھٹ نظر

انؐ کے قدموں میں نعت پڑھی
پھر ٹھکانے لگا تھا ہُنر

رحمتِ حق نے سایہ کِیا
ظلم ٹُوٹا تو ٹُوٹا قہر

نکہتِ مرد و زن دیکھ لی
انؐ کو آداب کی تھی خبر

لطفِ چشمِ نبیؐ دیکھ لی
زندگی ہو گئی ہے امر

سنگِ شہرِ مدینہ حسیں
مُشکبُو ہیں یہاں سب شجر

قاسمِؐ کُل جہاں کی سخا
اپنے دامن کو دیکھا ہے تر

یہ حجازِ مقدّس ہی تو
بن گیا نعمتوں کا نگر

یہ مجیدؔ انؐ کی اُلفت ہی کا
آج دنیا نے پایا ثمر

جب بھی گِھرتا ہوں میں مصیبت میں
خود کو پاتا ہوں انؐ کی رحمت میں

جب بھی نعتِ رسولؐ لکھتا ہوں
بہتری آتی ہے طبیعت میں

ناعتِ مصطفےٰؐ ہُوں کہلاتا
اس سے بڑھ کر نہیں ہے قسمت میں

مل ہی جاتا ہے غم سے چھٹکارا
دیکھا ہے اثر انؐ کی سیرت میں

دِین و دنیا حسِیں ہوئی میری
میں جو بیٹھا ہوں انؐ کی رحمت میں

کوئی ثانی نہیں ہے آقاؐ کا
آیا ہے نُور انؐ کی صورت میں

آ گہی ملتی ہے مجیدؔ ان کو
رہتے ہیں گُم جو اُنؐ کی اُلفت میں

مدینہ

تاریخِ زمانہ بھی ہوئی تجھ سے ہی روشن
اے گُلشنِ دارین مدینہ ہے تُو مُحسن

پاتے ہیں سکوں آ کے یہاں طائر و افراد
آسودہ فضا تیری ہے آسودہ یہ آنگن

کیا فیض جہاں بھر کو عطا تُو نے کِیا ہے
تہذیب بھی چمکی ہے تو روشن ہے تمدّن

تو نے ہی تو اصحابِؓ محمد ﷺ کو پناہ دی
ہر ایک مُسلماں کی شفاعت کا تُو ضامن

تُجھ سے ہی ملی سارے جہانوں کو حفاظت
تجھ سے ہی بقا دین و رسالت کی ہے ممکن

منسُوب زمانے کا مجیدؔ اس سے مقدّر
ہر چہرۂ ماہتاب اسی نُور سے روشن

مدینہ

ہم نے مختار زمانے کے یہاں دیکھے ہیں
بنتے کردار زمانے کے یہاں دیکھے ہیں

ہر کوئی رہنے کی طیبہ میں دُعا کرتا ہے
ہوتے اظہار زمانے کے یہاں دیکھے ہیں

سوچوں نے نظروں نے تھاما ہے حیا کا دامن
بنتے اطوار زمانے کے یہاں دیکھے ہیں

چارہ گر موجِ کرم شاہِؐ اُمم دیکھی ہے
کھِلتے رُخسار زمانے کے یہاں دیکھے ہیں

تلخیٔ غم کو بھی دیکھا ہے ہوا میں جاتے
ہوتے گلزار زمانے بھی یہاں دیکھے ہیں

ہم نے دیکھی ہیں کہکشائیں فضا میں بنتی
باغ و بہار زمانے بھی یہاں دیکھے ہیں

اسمِ احمد سے اُجالے بھی یہاں دیکھے ہیں
ہوتے شہکار زمانے بھی یہاں دیکھے ہیں

ہم نے دیکھی ہے مجیدؔ اپنی بقا بھی اس میں
بنتے دلدار زمانے بھی یہاں دیکھے ہیں

❁

میری قسمت سے بھی ہیں بڑے
نعتِ سرکارؐ کے سلسلے

زندگی پُرخطر نہ رہی
دلکشی میں ڈھلے فاصلے

راستے جو مدینے کے ہیں
کامیابی کے ہیں راستے

کرنے چہروں کو جلوہ فشاں
سُوئے طیبہ چلے قافلے

بچوں بوڑھوں کی قِسمت کُھلی
یہ جواں بھی نہ پیچھے رہے

اوجِ قوسین پر آپؐ تھے
راستے کہکشاں سب ہوئے

نعتِ سرکارؐ لکھتا ہوں مَیں
کُو بہ کُو ہیں یہی تذکرے

اہلِ فِتنہ کا ٹُوٹا بھرم
سینے ان کے ہیں کافی جلے

انؐ کی خوشبو سے ہیں یہ بھرے
شعر جو بھی مجیدؔ لکھے

میرے آقاؐ سا رہبر کہاں
دے گواہی زمیں آسماں

جب تھی تاریک یہ زندگی
نور انؐ کا ہوا ضوفشاں

فِتنوں کی دھوپ ختم ہوئی
پھر الٰہی ہُوا مہرباں

منزلوں کو مسافر بڑھے
راستوں کو ملا پھر نشاں

نِعمتوں کے دریچے کُھلے
رحمتوں کا کُھلا سائباں

حد سے گزری جو تلخیٔ غم
مٹ گیا غم کا نام و نشاں

نعت انؐ کی لکھی جس گھڑی
چُھپ گیا میرا وہم و گماں

انؐ کی سیرت نے بخشا مجھے
حمد و نعت کا یہ گُلستاں

جب مجیدؔ ستائے دہر
مصطفیٰؐ یاد آئیں وہاں

سخنوری کو مری تم لبِ حیات کہو
حروفِ حمد و ثنا کو مری نجات کہو

مری حیات پہ نظرِ کرم ہے آقاؐ کی
فقیرِ طیبہ ہوں ایسی کوئی تو بات کہو

مَیں انؐ کی سیرتِ عالم فروز لکھتا ہوں
اِسے وجوب کہو یا نوازشات کہو

سَجی ہے محفلِ حمد و ثنا مرے دل میں
اسے بھی رونقِ دنیائے شش جہات کہو

نبیؐ کے خُلق کو خُلقِ عظیم مانا ہے
تو حُسنِ شہرِ مدینہ کو کائنات کہو

رُکے نہ سلسلہ راہِ وفا مجیدؔ اپنا
نبیؐ کا ذکر کرو کوئی انؐ کی نعت کہو

نعت کی تاثیر روح تک آ گئی
کیف و مستی بھی زباں نے دیکھ لی

ہادیؐ کون و مکاں کی بات ہے
مَیں نے دیکھی ہے فضا میں تازگی

محرمِ لفظ و بیاں میرا خدا
آپؐ کی تعریف دل پہ چھا گئی

کُھلتے ہیں مجھ پر بھی در اسرار کے
کچھ نہ کچھ لکھتا ہوں مولا مَیں کبھی

چشمۂ آبِ بقا سمجھوں اسے
یہ کرم ہے آپؐ کا بے حد نبیؐ

مِثلِ طیبہ ہے معطّر یہ ہوا
طیبہ سے آئی ہے چلتی یہ ابھی

ذاتِ الٰہی جیسے ہی معبُود ہو گئی
ہَستی مرے حضوؐر کی محموؐد ہو گئی

تسکینِ جان رحمت کون و مکان ہیں
وابستہ انؐ سے خلق کی بہبود ہو گئی

بعثت ہوئی حضوؐر کی روشن جہاں ہُوا
پھر ظلمتِ زمانہ بھی مسدُود ہو گئی

آنے سے پہلے آپؐ کے کیا حال تھا وہاں
ذاتِ الٰہی کعبے میں مسجود ہو گئی

ٹھہرا ہے جب سے آنکھوں میں جلوہ حضوؐر کا
میری نگاہِ عشق بھی محدود ہو گئی

کرتے مجیؔد فن وہ اپنی ِبنات کو
آپؐ آئے تو یہ رسم بھی مفقود ہو گئی

❁

ذکرِ شہِؐ لولاک ہی ہر آن کیجیے
انؐ کی حسین بات پر پھر مان کیجیے

سرشار ہو کے نعت کا ہو انتظام بھی
اس کو ہی اپنی زیست کا سامان کیجیے

پہنچو درِ کریم پر تو بولو ادب سے
نظرِ کرم تو ہاشمی سلطانؐ کیجیے

ذکرِ رسولِؐ پاک کو اونچا کرے خدا
مجلس کے اہتمام کو ذیشان کیجیے

لازم مجیدؔ ہے یہی آداب سیکھ لو
پھر نعت اور حمد کی پہچان کیجیے

❁

بسا ہے روضۂ عالی رسولؐ آنکھوں میں
لگائی مَیں نے ہے طیبہ کی دُھول آنکھوں میں

مَیں سوتے جاگتے رہتا ہوں یادِ طیبہ میں
نہیں خواب بھی کوئی فضول آنکھوں میں

مَیں دیکھ آیا ہوں طیبہ کے دل کُشا رستے
کوئی رنجور ہے نہ ہی ملول آنکھوں میں

سچّائی دیکھتا ہوں مَیں سچّائی لکھتا ہوں
ہُوا ہے راحتِ سچ کا نزول آنکھوں میں

نبیؐ کی آلؑ سے مہکے چمن نصیبوں کا
بسے ہیں رحمتِ عالم کے پھول آنکھوں میں